Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ — ۱۵ شعبان ۱۳۹۳ھ — ۱۴ تبوک ۱۳۵۲ ہش — ۱۴ ستمبر ۱۹۷۳ء — نمبر ۲۰۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یورپ کے احمدیہ مشنوں کا مختصر دورہ فرمانے کے بعد ۷ تبوک کی شام کو بخیریت لندن واپس پہنچ گئے ہیں ۔ حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ دیگر ارکان قافلہ بھی بخیریت ہیں ۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کا ہر لمحہ حافظ و ناصر ہو ۔ تادیر سلامت رکھے اور حضور خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں ۔

لندن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۷ ستمبر کی شام کو بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں ۔ الحمدللہ ۔ آپ اسی دن صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے روانہ ہوئے تھے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم مولانا صاحب کو کامل صحت کے ساتھ وہاں رکھے اہم دینی خدمات کی توفیق بخشے اور آپ بخیریت واپس مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں ۔ آمین

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مخدومی مولانا عبدالرشید صاحب فاضل شاہد ، مربی جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ بلوچستان کو مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۳ء کو فرزند عطا فرمایا ہے ۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

مربی صاحب موصوف کا ایک بیٹا گزشتہ برس ماہ دسمبر میں کم عمری میں وفات پا گیا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اب اللہ تعالےٰ نے انہیں پھر اولادِ نرینہ سے نوازا ہے ۔ بزرگانِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بچے کی درازیٔ عمر اور صالح خادمِ دین ہونے کی دعا فرمائیں ۔

محمد حنیف
(امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصائب و تکالیف ہی کے ایّام میں ایمان کی آزمائش ہوتی ہے

مصائب مومن کے گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں مگر دوسروں کیلئے عذاب کا رنگ رکھتے ہیں

" مصیبت اور بیماری اور دوسری مشکلات میں ثابت ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالےٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے اور اس کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کا شکوہ کرتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے ۔ مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے ۔ صبر کیا ہے ؟ یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے ۔ مصیبتوں میں جب مومن صبر کرتا ہے تو یہ صبر بھی ایک نئے رنگ کا صبر معلوم ہوتا ہے کہ کافر اس صبر میں مشابہت نہیں رکھتا اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی ایک نئے رنگ کا معاملہ ہوتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایک نیا خدا معلوم ہوتا ہے ۔

اس لئے کہ اس پر ایمان لا کر معرفت میں ترقی ہوتی ہے جب مشکلات اور مصائب کی وجہ سے مومن دعائیں کرتا ہے تو دو فائدے ہوتے ہیں ایک تو وہ مصائب بجائے خود اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں دوسرے ان دعاؤں کے ذریعہ ان سے نجات بھی ملتی ہے اور اللہ تعالےٰ پر اور اس کی قدرتوں پر ایمان بڑھتا ہے ۔ مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی ۔ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آ ہی جاتی ہے خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو یا متعلقہ مال و اسباب کی صورت میں ہو لیکن مومن کی مصیبت اس پر سہل ہو جاتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے ۔ وہ اس مصیبت کو اپنے لئے خدا تعالےٰ سے تعلقات بڑھانے کا ایک ذریعہ یقین کرتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہی ہوتا ہے مگر وہی مصیبت بے ایمانوں کے لئے عذاب کے رنگ میں ہو جاتی ہے ۔ کبھی دوسرے کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وہ تو ایک عبرت کا مقام ہے خود بھی اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔ "

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴ و ۴۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے کام پر اظہار خوشنودی

سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں احباب جماعت اور خصوصاً خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے جو کام کیا جا رہا ہے اس کا ایک حصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور ایک بڑا حصہ ابھی شائع ہونا باقی ہے ۔ اس ضمن میں مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لاہور کے کام کی رپورٹ بھجوائی تھی اس پر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے کوپن ہیگن سے جو خط ان کے نام موصول ہوا ہے اس میں حضور نے فرمایا ہے :-

" الحمدللہ آپ کو بہتر خدمت کی توفیق ملی ۔ اللہ تعالےٰ احسن جزا دے ۔ سب خدام بلیوں کو میرا سلام پہنچا دیں ۔ میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں وہ ہمت سے کام لیں اور ضرورت کی آخری گھڑی تک اپنی ذمہ داری کو نبھاتے چلے جائیں ۔ "

پبلشر : مسعود احمد دہلوی پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۴ / تبوک ہش ۱۳۵۲

اَجر و ثواب اور غضب و عتاب کی جڑ

انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق تین حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ پہلی حالت صدق اور اخلاص کی ہوتی ہے۔ دوسری حالت صریحاً مخالفت اور دیدہ و دانستہ اعراض پر مبنی ہوتی ہے۔ تیسری حالت انسان کی طرف سے لاپرواہی اور عدم توجہی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ بھی انسان سے اس کی حالت کے مطابق معاملہ کرتا ہے یعنی کوئی انسان خدا کے ساتھ اپنے تعلق کے اعتبار سے جس حالت میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ بھی اس کی اُس حالت کے مطابق اُس سے سلوک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ان تینوں حالتوں کو قرآن مجید میں بڑے ہی حکیمانہ انداز میں بیان فرمایا ہے اور وُہ حکیمانہ انداز یہ ہے کہ اُس نے مسلمانوں کو ایک نہایت ہی جامع دُعا سکھلائی ہے اس دُعا میں ہی ان تینوں حالتوں اور ان کے جُداگانہ انجام کی طرف اشارہ کرکے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ ان کو صرف صدق اور اخلاص کی حالت کو اپنانے اور باقی دو حالتوں سے بہر طور مجتنب رہنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھنی چاہیئے تا وہ اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کے وارث قرار پائیں اور اس کے غضب اور عذاب سے محفوظ رہیں۔ اگر وُہ ایسا نہیں کریں گے تو انکا غضبِ الٰہی کا مورد ہوکر عذابِ الٰہی میں مبتلا ہونا یقینی ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قرآنی دُعا کی جامعیت پر روشنی ڈالکر اس میں پوشیدہ معارف اور حقائق و دقائق کو نہایت مسحور کُن انداز میں واضح فرمایا ہے۔ فی الوقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی رو سے انسان کی ان تینوں حالتوں اور ان حالتوں کے مطابق اپنے بندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سلوک پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے کیونکہ انہیں اچھی طرح سمجھ لینے اور انکے نتائج و عواقب سے آگاہ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فیضانِ رحمت کا طریق واضح ہو جاتا ہے اور اس فیضانِ رحمت سے محرومی کی بناء پر غضبِ الٰہی اور عذابِ الٰہی کی راہیں بھی از خود منکشف ہو جاتی ہیں اور یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ ایمان لانے کے باوجود بعض اوقات مومن بھی کیوں مبتلائے عذاب ہو جاتے ہیں۔

سو اس ضمن میں سب سے پہلی بات جس کا جاننا ضروری ہے یہ ہے کہ وہ قرآنی دُعا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ بندوں کے تعلق کی تین حالتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہم کو (۱) اُن سالکوں کا راستہ بتلا جنہوں نے ایسی راہیں اختیار کیں کہ جن سے ان پر تیرا انعام وارد ہوا۔ (۲) اور ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے جان بوجھ کر تیری مخالفت اور دشمنی کی راہ پر قدم مارا اور تیرے غضب کے مورد بنے۔ (۳) اور اسی طرح اُن لوگوں کی راہوں سے بھی بچا جنہوں نے لاپرواہی سے سیدھی راہ پر قدم مارنے کیلئے کوشش نہ کی اور اس باعث سے تیری تائید سے محروم رہ کر گمراہ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دُعا میں بیان کردہ انسانوں کی تین حالتوں کو تین صداقتیں قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ تین صداقتیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ بنی آدم اپنے اقوال اور افعال اور اعمال اور نیات کے رُو سے تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) بعض سچے دل سے خدا کے طالب ہوتے ہیں اور صدق اور عاجزی سے خدا کیطرف رجوع کرتے ہیں پس خدا بھی انکا طالب ہو جاتا ہے اور رحمت اور انعام کے ساتھ اُن پر رجوع کرتا ہے۔ اس حالت کا نام انعامِ الٰہی ہے۔ اسی کی طرف آیت ممدوحہ میں اشارہ فرمایا اور کہا صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی وہ لوگ ایسا صفا اور سیدھا راستہ اختیار کرتے ہیں جس سے فیضانِ رحمتِ الٰہی کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں اور بباعث اسکے کہ ان میں اور خدا میں کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور بالکل رحمتِ الٰہی کے محاذی آپڑتے ہیں۔ اس جہت سے انوارِ فیضانِ الٰہی کے اُن پر وارد ہوتے ہیں۔ (۲) دوسری قسم وہ لوگ ہیں کہ جو دیدہ و دانستہ مخالفت کا طریق اختیار کر لیتے ہیں اور دشمنوں کی طرح خدا سے منہ پھیر لیتے ہیں سو خدا بھی اُن سے منہ پھیر لیتا ہے اور رحمت کے ساتھ اُن پر رجوع نہیں کرتا اس کا باعث یہی ہوتا ہے کہ وہ عداوت اور بیزاری اور غضب اور غیظ اور ناراضامندی جو خدا کی نسبت اُن کے دلوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے وُہی اُن میں اور خدا میں حجاب ہو جاتی ہے۔ اس حالت کا نام غضبِ الٰہی ہے۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے اشارہ فرما کر کہا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ (۳) تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں کہ جو خدا سے لاپرواہ رہتے ہیں اور سعی اور کوشش سے اس کو طلب نہیں کرتے خدا بھی اُن کے ساتھ لاپرواہی کرتا ہے اور اُن کو اپنا راستہ نہیں دکھلاتا کیونکہ وہ لوگ راستہ طلب کرنے میں آپ سستی کرتے ہیں اور اپنے تئیں اُس فیض کے لائق نہیں بناتے کہ جو خدا کے قانونِ قدیم میں محنت اور کوشش کرنے والوں کے لئے مقرر ہے۔ اس حالت کا نام اضلالِ الٰہی ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے ان کو گمراہ کیا یعنی جبکہ انھوں نے ہدایت پانے کے طریقوں کو بجد و جہد طلب نہ کیا تو خدا نے بہ پابندی اپنے قانون قدیم کے ان کو ہدایت بھی نہ دی اور اپنی تائید سے محروم رکھا۔ اسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا وَلَا الضَّالِّينَ۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۵ تا ۵۳۱ حاشیہ نمبر ۱۱)

حضور علیہ السلام نے خدا کے ساتھ انسان کی تین حالتوں کا ذکر کرنے کے بعد واضح فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے ساتھ ان کی ان تین حالتوں کے مطابق ہی سلوک کرتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:-

"ماحصل اور خلاصہ ان تین صداقتوں کا یہ ہے کہ جیسے انسان کی خدا کے ساتھ تین حالتیں ہیں ایسا ہی خدا بھی ہر ایک حالت کے موافق ان کے ساتھ جُدا جُدا معاملہ کرتا ہے۔ جو لوگ اُس پر راضی ہوتے ہیں اور دلی محبت اور صدق سے اُس کے خواہاں ہو جاتے ہیں خدا بھی اُنپر راضی ہو جاتا ہے اور اپنی رضامندی کے انوار اُنپر نازل کرتا ہے۔ اور جو لوگ اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور عمداً مخالفت اختیار کرتے ہیں خدا بھی مخالف کی طرح اُن سے معاملہ کرتا ہے۔ اور جو لوگ اُس کی طلب میں سستی اور لاپرواہی کرتے ہیں خدا بھی اُن سے لاپرواہی کرتا ہے اور اُن کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ غرض جس طرح آئینہ میں انسان کو وُہی شکل نظر آتی ہے کہ جو حقیقت میں شکل رکھتا ہے اسی طرح حضرت احدیت کہ جو ہر ایک کدورت سے مصفّیٰ اور پاک ہے محبت والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے، غضب والوں پر غضبناک ہے، لاپرواہوں کے ساتھ لاپرواہی، رُکنے والوں سے رُک جاتا ہے اور جھکنے والوں کی طرف جھکتا ہے، چاہنے والوں کو چاہتا ہے اور نفرت کرنیوالوں سے نفرت کرتا ہے۔ اور جس طرح آئینہ کے سامنے جو انداز اپنا پاؤگے وہی انداز آئینہ میں بھی نظر آئے گا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ کے روبرو جس انداز سے کوئی چلتا ہے وُہی انداز خدا کی طرف سے اُس کے لئے موجود ہے، اور جن لباسوں کو بندہ اپنے لئے آپ اختیار کر لیتا ہے وُہی تخم بویا ہوا اُس کا اُس کو دیا جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۲ تا ۵۳۵ حاشیہ نمبر ۱۱)

الغرض ایک انسان ایمان لانے کے بعد جس طرح کا کردار و عمل ظاہر کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے مطابق ہی اس سے معاملہ کرتا ہے یعنی اچھے اور نیک عمل پر اسے اپنی رحمت اور فضل و انعام سے نوازتا ہے اور بُرے عمل و کردار پر اُسے غضب و عتاب کا مورد بناتا ہے۔ فضل و رحمت کے حصول اور غضب و عتاب سے حفاظت کیلئے محض زبانی ایمان کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے اخلاص و وفا اور صدق و صفا کے آئینہ دار اعمال بجالا کر صراطِ مستقیم یعنی افاضۂ رحمتِ الٰہی کی راہ پر گامزن رہنا ضروری ہے۔ کردار و عمل کا آئینہ مصفّا ہو تو اُس میں انوارِ الٰہی منعکس ہوتے ہیں، ورنہ ایمان لانے کے باوجود انسان تاریکی میں ہی بھٹکتا رہتا ہے اور موردِ غضبِ الٰہی بنے بغیر نہیں رہتا۔ اس لحاظ سے اجر و ثواب اور غضب و عتاب کی جڑ خود انسان کے اپنے اندر ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ

ایک تاریخ — ایک مستقبل — ایک آرزو

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر - استاذ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ کی تاسیس ایک تاریخ ہے ایک ولولہ انگیز تاریخ۔ جامعہ احمدیہ۔ جماعت احمدیہ کے تابندہ اور روشن مستقبل کی ایک دلیل ہے۔ جامعہ احمدیہ کی دانش گاہ۔ علم و معرفت کی آماجگاہ ہے اور میرے دل کی دھڑکنیں میری ہزاروں آرزوئیں اور تمنائیں اس سے وابستہ ہیں یہ درسگاہ میری روح و جان کی تسکین ہے۔ میں آج بھی جب اپنی زندگی کے تابناک لمحات کی تلاش کرتا ہوں تو مجھے یہ لمحات جامعہ احمدیہ کے زمانۂ طالب علمی میں نظر آتے ہیں۔

صاف پیارا۔ دلکش اور نیرنگیوں سے معمور ماحول خلیق اساتذہ سلجھے ہوئے ساتھی اور سیدھے اور مستقبل کی فاتحانہ امیدوں سے سرشار طلبہ معیاری انتظام تعلیم غرضیکہ پاک اور اتقاء و اعلیٰ روح کی آبیاری کرنے والا روحانی ماحول جامعہ احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

۱۹۶۵ء میں ہمارے شفیق پرنسپل محترم میر داؤد احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ "عربی فاضل کے امتحان ہونے والے ہیں اور تم لوگ جامعہ سے فارغ التحصیل ہو رہے ہو بہتر ہے بورڈ کا یہ امتحان دے دو" آپ کے ارشاد کی تعمیل میں ہم طلبہ نے امتحان کی تیاری شروع کی۔ گو صرف چند ہفتے تیاری کے لئے ملے لیکن حضرت میر صاحب کی خصوصی توجہ ہمارے شامل حال تھی۔ جون جولائی کے مہینے تھے آپ نے نہایت فراخدلی سے ہمیں پہاڑ پر بھجوایا تا موسم کی گرمی سے بچے رہیں اور امتحان کی مناسب تیاری کر لیں۔ امتحان کے لئے ہمارا سنٹر لاہور میں مقرر ہوا۔ ہم نے کمرہ امتحان میں بڑی عمر کے بہت سے بزرگ دیکھے جن کی مشرع داڑھیاں تھیں بڑے جبّے تھے جن کے سامنے ہم بظاہر طفل مکتب معلوم دیتے تھے گرمی کی شدت کی وجہ سے ان "مشرع بزرگوں" نے قمیصیں اتار رکھی تھیں اور صرف کمر بند باندھے ہوئے تھے اور کتابیں اور نوٹس نقل مارنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کامیاب کوشش کر رہے تھے۔ اس موقع پر ان "مشرع بزرگوں" سے دو بدو باتیں کرنے کا موقع ملا اور سطح زندگی معلوم کیا اور حیرت کی بات ہمارے لئے یہ تھی کہ ان سب کا منتہائے امتحان یہ تھا کہ عربی فاضل کا امتحان پاس کر کے کسی مسجد کی امامت کریں گے اور کشائش سے زندگی بسر کریں گے! عربی فاضل کے امتحان کا نتیجہ اس سال صرف ۶ فیصد رہا اور خدا تعالیٰ نے اعجازی شان سے ہماری مدد کی۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک لیکن اس نمایاں کامیابی سے بڑھ کر بات یہ تھی کہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ دنیا میں خدا کے دین کی عظمت کا ڈنکا بجانے کے لئے نکلتے ہیں۔ ان کے شعور کی پہنچ دنیا کے ٹکڑوں تک نہیں بلکہ اس خدائے رزاق کی ذاتی محبت تک ان کے شعور اور تحت الشعور کی رسائی ہوتی ہے جس کے کلمۂ کُن کہتے سے شہنشاہ گدائی پر مجبور ہو جاتے ہیں اور فقیر دل کو شان خسروی عطا ہوتی ہے۔

کہتے ہیں جب قوم کے بزرگ اور علماء فوت ہوتے ہیں تو اس فرودگاہِ آدم میں قیامت کا سماں طاری ہو جاتا ہے۔ یہی کیفیت تاریخِ احمدیت کے آغاز میں ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء اور ۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو پیدا ہوئی جب کہ سلسلہ حقہ اسلامیہ کے دو ممتاز علماء مسیح زماں کے عشاق صادق۔ احمدیت کے بطل جلیل یعنی حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹی اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمیؓ بالترتیب دو ماہ سے کم عرصہ میں ایک دوسرے کے بعد داغ مفارقت دے گئے چونکہ یہ دو بزرگ خدمات جلیلہ سرانجام دے رہے تھے اس لئے ان کے فراق میں ہر دل فگار ہوا۔ اپنے اور غیر بجلی کی طرح تڑپ اٹھے لیکن خدا کی تقدیر غالب آ چکی تھی۔

موجودہ جامعہ احمدیہ ان دونوں بزرگوں کی مفارقت کی علامت ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی وفات پر فرمایا:۔

"مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہیئے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں جو ان لوگوں کے قائم مقام ہوں جو گزرتے چلے جاتے ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۶۲، ۶۳)

جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ اور زیر تعلیم طلبہ کے لئے مندرجہ بالا ارشاد مبارک میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹیؓ اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمیؓ کو بطور رہنما (رول ماڈل) کے قرار دیا اور ان بزرگوں کی امتیازی صفات یہ تھیں کہ اپنے خالق کی محبت میں مٹ چکے تھے۔ ہمارے مطاع سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ان کی غذا تھی اور قرآن مجید کے بے پایاں علوم کے غواص تھے۔ مسیح زماں کے فدائی اور علم و عمل میں بے نظیر تھے "خدمت دین" ان کی سرشت کا خاصہ بن گئی تھی۔ غرضیکہ ان کی سیرت عشق انگیز تھی۔ ان کی پاک و مطہر زندگی خدا نما تھی اس دنیا میں رہتے ہوئے ملاء اعلیٰ سے تعلق رکھتے تھے" یہ وہ معیار ہے جو جامعہ میں داخل ہوتے وقت ہر ایک طالبعلم کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور اس معیار تک پہنچنا آسان کام نہیں جن لوگوں کو دنیائے دوں کی حرص ہو اور وہ دین کو دنیا پر مقدم نہیں کر سکتے بہتر ہو گا کہ وہ اپنا رحجان تبدیل کر لیں کیونکہ جامعہ احمدیہ کی فضا ایسے لوگوں کے لئے سازگار نہیں ہے۔

۱۹۰۹ء کی پہلی سہ ماہی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ خواہش پوری ہوئی اور حضرت مولانا شیر علیؓ کی رائے کے مطابق اس عظیم درسگاہ کا نام "مدرسہ احمدیہ" رکھا گیا اور اس کے اولین ہیڈ ماسٹر حضرت مولانا سید سرور شاہؓ قرار پائے۔ (بدر ۱۰ر مارچ ۱۹۰۹ء)

۱۹۱۰ء میں مدرسہ احمدیہ کی مزید ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے جملہ انتظامات حضرت مصلح موعودؓ کے سپرد ہوئے۔

مدرسہ احمدیہ کا انتظام سیدنا حضرت مصلح موعود کی خلافت کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے سپرد ہوا ۱۹۳۷ء میں شیخ عبد الرحمٰن مصری صاحب کے اخراج پر مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت میر محمد اسحٰقؓ مقرر ہوئے تقسیم پاک و ہند کے بعد یہ ادارہ۔ لاہور۔ چنیوٹ احمد نگر اور ربوہ میں علی الترتیب منتقل ہوتا رہا۔

اوائل دسمبر ۱۹۲۹ء میں مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کی مزید تعلیم و تربیت کے لئے دو نئے دینی مدرسوں کا آغاز ہوا۔ یعنی جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ جو در اصل مدرسہ احمدیہ کی ہی ترقی پذیر شکل کی غمازی کرتے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جامعۃ المبشرین کے پرنسپل مقرر ہوئے اور محترم مولانا فاضل محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

۷ر جولائی ۱۹۵۷ء کو مدرسہ احمدیہ جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کا ادغام ہوا اور تینوں درسگاہیں ایک ہی نام سے موسوم ہوئیں یعنی جامعہ احمدیہ اور محترم میر داؤد صاحب مرحوم اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے زمانہ میں جامعہ احمدیہ نے بڑی تیزی سے ترقی کی۔ آپ نے جامعہ احمدیہ کی عمارت اور ہوسٹل کی تعمیر مکمل کروائی جس پر کئی لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ چنانچہ اس وقت طلباء کی تدریس اور رہائش کے لئے نہایت خوبصورت عمارتیں موجود ہیں جن سے ربوہ کے حسن میں اضافہ ہوا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے سٹاف میں سلسلہ کے چوٹی کے علماء شامل ہیں مثلاً چند ایک اساتذہ کرام۔ حسب ذیل ہیں!

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ پرنسپل

مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب استاذ دینیات

مکرم مبارک احمد صاحب ملک فارغ التحصیل دمشق (شام)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم قریشی نورالحق تنویر صاحب ایم۔اے
ازہر یونیورسٹی (مصر) ادب عربی۔
مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر سابق
مبلغ انگلستان۔ موازنہ مذاہب
مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب
فاضل کلام۔
مکرم مولوی نورالحق صاحب انور سابق
مبلغ امریکہ و افریقہ۔ تفسیر القرآن
محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
تصوّف و تاریخ۔

جامعہ احمدیہ میں عربی، انگریزی، فارسی اردو اور سواحیلی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

طلبہ کی جسمانی ورزش اور تفریح کے لئے جیسا باقاعدہ اور عمدہ انتظام جامعہ احمدیہ میں ہے۔ بہت کم تعلیمی اداروں میں اس کی نظیر ملتی ہے۔ روزانہ فٹ بال، والی بال۔ رنگ، بیڈمنٹن ٹیبل ٹینس، کبڈی، ہیرو ڈبہ وغیرہ کھیلوں کا انتظام ہے۔ شروع سال ہی میں ٹیمیں بنادی جاتی ہیں۔ اور طلبہ ربوہ اور بیرون ربوہ ٹیموں سے مقابلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ سارے طلبہ ۵ گروپوں میں منقسم ہیں۔ اساتذہ میں سے ایک ایک گروپ کے انچارج مقرر ہیں اور سالانہ کھیلیں ان گروپوں کی بنیاد پر منعقد ہوتی ہیں۔ جن میں سے قابل ذکر ۱۰۰ میل سے زائد پیدل سفر۔ کراس کنٹری ریس (۳۰ میل) ۔ سائیکل ریس (۵۰ میل) روک دوڑ اور پہاڑی کی چوٹی سر کرنا ہیں۔ کھیلوں اور انعامات پر زر کثیر صرف کیا جاتا ہے۔ اور کھیلیں طلبہ کے لئے ویسے ہی لازمی قرار دی گئی ہیں جیسا کہ پڑھائی۔

ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی نہایت خوبصورت عمارت زیر تکمیل ہے جس میں طلبہ کی ہر قسم کی سہولت اور آرام کا خیال رکھا گیا ہے۔ بیوت الخلاء میں فلش سسٹم ہے۔ اور غسل خانوں میں شاور (SHOWER) لگے ہوئے ہیں۔ غذا کا نہایت مناسب اور معقول انتظام ہے۔ مختصر یہ کہ خدمت دین کی غرض سے واقفین سلسلہ احمدیہ کے لئے جامعہ احمدیہ میں تحصیل علم کے بہترین مواقع ہیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر فرمایا تھا۔ کہ "ایک ایک خاندان پر لازم ہے کہ وہ کم از کم ایک لڑکا سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دے"۔ بیٹے خدا تعالیٰ کی نعمت ہیں اور شکر ان نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے بھی ہر خاندان دل میں درد اور محبت محسوس کرے۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے دنیوی نعماء سے سرفراز فرمایا ہے ان کے لئے تو بدرجہ اولیٰ لازم ہے کہ وہ کم از کم ایک بچہ اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وقف کردیں جس کے نتیجہ میں جہاں اس بچہ کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک اسلام کی منادی ہوگی وہاں ان کے اپنے گھر میں دین کی ترغیب اور تعلیم و تربیت کے لئے ایک مسلسل تحریک زندہ رہے گی۔ اگر یہ سلسلہ اولاد در اولاد اور خاندان در خاندان جاری رہے تو ہم ان بہت سی قباحتوں سے بچ سکیں گے۔ جو تربیت اولاد کے سلسلہ میں آج تقریباً ہر خاندان کو درپیش ہیں۔ معاشرہ کی یہی وہ مشکلات تھیں جن کی بنا پر خدا تعالیٰ نے یہ تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ:۔

فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون (التوبہ: ۱۲۲)

یعنی "ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی (مومنوں کی) جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو (واپس لوٹ کر اسے دین سے) ہوشیار کرتے تا وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

وقف زندگی سے متعلق یہ ایک بنیادی آیت ہے جس میں تبلیغ اور اصلاح و ارشاد اور تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ یعنی حقیقی اسلام عالمگیر ہے ظاہر ہے اگر اس سلسلہ کا ایک ایک فرد واقف للہ ہو جائے تو زندگی کا انتظام کیسے ہوگا لہٰذا خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت اور شفقت سے یہ رخصت دی ہے کہ قوم میں سے ایک حصہ تو بہر حال دن رات خدمت دین۔ اعلائے کلمہ اسلام اور تعلیم و تربیت کے لئے وقف ہو جائے جو محض دین کے لئے ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر شفقت رخصت سے ہم نے تجاوز کیا ہے۔ یہی وہ رخصت ہے جس کا ذکر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا تھا۔ کہ "ہر ایک خاندان سے کم از کم ایک فرد دین کے لئے زندگی وقف کرے"۔ احمدی خاندانوں سے میری ہمدردانہ درخواست ہے کہ وہ بغور جائزہ لیں کہ خدا تعالیٰ کے اس تاکیدی حکم پر وہ کس حد تک عمل پیرا ہیں۔ کیا جیسی تڑپ وہ حصول دنیا کے لئے اپنی اولاد کی خاطر اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔ ویسی ہی تڑپ دین کے لئے بھی ان کے دلوں میں موجود ہے اور اگر ہے تو اس کا ثبوت کم از کم بیٹا وقف کرنے کی صورت میں مہیا کریں۔ یہ دین خدا کا دین ہے جو شخص آج اس دنیا کی بیماری کو سے گا وہی فلاح و نجات پائے گا۔ دنیا آج جہانی جیبرت اور تاریخ ادیان سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ اب یہ حقیر دنیا اور اس کی بنا پر لازماً ان نعمتی احمدیت کی غلامی کے نتیجہ میں خدام سلسلہ احمدیہ کے قدموں پر نچھاور ہونے والی ہے۔

لہٰذا وقت کی آواز بھی سنیئے۔ زمانہ کی ضرورت محسوس کیجئے اور دین پر دنیا کو غالب نہ کیجئے بلکہ دنیا پر دین کو ترجیح دیجئے۔ کیونکہ آپ نے مسیح الزمان سے یہ عہد کر رکھا ہے
"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

منافع کی شرح میں
اضافہ
نئی شرح ۱۸ فیصد بلا ٹیکس
اپنی رقم ۶ سال میں دوگنی کیجئے
اس نادر موقع سے فائدہ اٹھایئے
نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ
قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاک خانے سے خریدیئے
جاری کردہ:۔ سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز، اسلام آباد
United CDNS 8/73

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء کو منعقد ہو گا۔ اجتماع کے دوران حسب سابق شوریٰ کا اجلاس بھی ہو گا۔
قائدین مجالس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد ۲۵؍ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

میری ہمشیرہ محترمہ نصرت اختر کو مورخہ ۲۳؍جولائی ۷۳ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر دے اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین۔

(ظفر احمد۔ محمود آباد فارم۔ سندھ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی مکرم اختر گوبند پوری جو کراچی واٹر بیس ڈویژن میں بطور ڈویژنل اکاؤنٹنٹ کام کرتے تھے اور ایک سرکاری کام کے سلسلہ میں لاہور آئے تھے واپسی پر چناب ایکسپریس سے سفر کرتے ہوئے مورخہ ۲؍ستمبر کو کوٹری اور حیدر آباد کے درمیان حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے، بلند پایہ شاعر اور ادیب تھے۔ آپ کی تصنیف "محاسنِ کلام محمود" شائع ہے۔ احباب سے استدعا ہے کہ مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(اصغر گوبند پوری)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کو سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے اسی طرح میری اہلیہ کی طبیعت بھی ناساز رہتی ہے احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم قاضی نذر محمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چک چٹھہ)

قومی بچت... قومی خدمت
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

۱۲½ فیصد منافع۔ ٹیکس سے چھوٹ

- رقم اور منافع دونوں پر ٹیکس معاف
- ۱۰۰ روپے دس سال میں ۲۲۵ روپے بن جاتے ہیں
- ۳ ماہ بعد کبھی بھی بھنائے جا سکتے ہیں
- آپ کی بچت سے ملک کے دفاع اور ترقی میں مدد ملتی ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاکخانے سے خریدیئے۔

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

دانت
نکلوا کر بھی آرام نہیں آیا کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے
پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے اور
کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہو جاتی ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار۔ ربوہ فون نمبر ۶۶ پروڈکشن ۶۰۷

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ — ٹنڈو محمد خان — گوجرانوالہ

بواسیر (ہر قسم)
یک روزہ علاج
سہل اور مجرب
بیمار کی دوا اور غذا کی غذا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام
لمبے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات۔ قیمت ۵۰/- علاوہ محصولڈاک
برانچ پائلٹ مولٹ کمپنی (آف کراچی)
فارانی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)

زد جام عشق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا تیار کردہ نسخہ قیمت ۲۵ روپے اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کیلئے لاجواب ہے، نیز دوا زہ طاقت لیں بے مثال ہے تیار کردہ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ کی امدادی سرگرمیاں

شادیوال ضلع گجرات کی جماعت کی طرف سے ۲۶ من اناج ۲۰ سیر صابن اور ۲½ من دال کی تقسیم

جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں نے ۶ بوری گندم اور دوائیں تقسیم کیں۔ ضلع مظفرگڑھ میں تین صد افراد کیلئے کھانے کا انتظام

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے ماتحت سیلاب زدگان کے لئے نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مختلف علاقوں میں وفود بھجوائے گئے تھے جن کی رپورٹیں اب موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات نے تین دیہات تارا گڑھ، کوٹ غلام اور قلعہ دار کے سیلاب زدہ افراد میں مندرجہ ذیل اجناس تقسیم کیں۔

اناج ۲۵ من گیہوں سوا من صابن ۲۰ سیر ماچس ایک گرس مرچ سرخ ۵ سیر
دال ۲½ من

یہ تمام اشیاء حکومت کے ذمہ دار افسران کی موجودگی میں ضرورت مندوں میں تقسیم کی گئیں۔ ان افسران نے جماعت کی خدمات اور مساعی کو بہت سراہا۔

اسی طرح جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں نے ۶ بوری گندم بغرض تقسیم موضع گوندل کو بھجوائی اور دھیر کے کلاں میں کونین اور A.P.C کی گولیاں تقسیم کیں۔

مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفرگڑھ سے لکھتے ہیں:۔

علی پور میں چار ارکان پر مشتمل ایک امدادی کمیٹی بنائی گئی جس سے تمام احمدی احباب نے بھرپور تعاون کیا۔ ان لوگوں کی کثیر تعداد کو جو سیلاب میں گھر چکے تھے نکال کر محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا۔ بہت سے افراد کو احمدیہ منزل علی پور میں ٹھہرایا گیا۔ اور ان کے کھانے کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا جاتا رہا۔ تین صد افراد کا کھانا امدادی کیمپ میں صبح و شام پکوا کر ۹ اگست سے مسلسل پہنچایا جاتا رہا۔ کھانے کی تیاری کا کام احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ نے کیا۔

۳۰ من گندم صابن ۱۰۲ ٹکیاں تقسیم کی گئیں۔ کپڑے دھو کر استری کر کے دیئے گئے اس وقت تک جماعت تقریباً تین ہزار روپیہ سیلاب زدگان کی امداد پر خرچ کر چکی ہے۔ نیز علی پور سے باہر مظفرگڑھ میں بھی ریلیف کا کام کیا جا رہا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

احباب ہیضہ اور چیچک کے ٹیکے ضرور لگوائیں

جن احباب نے تا حال ہیضہ اور چیچک وغیرہ کے ٹیکہ جات نہیں لگوائے وہ فی الفور لگوائیں نہایت ضروری ہے۔

جو افراد بغیر متذکرہ بالا ٹیکہ جات لگوائے پائے گئے ان کے خلاف حکومت کی ہدایت کے مطابق ضابطہ کی کارروائی ہو سکتی ہے۔

نیز اپنے گھروں، دکانوں اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور مقامی احباب زیادہ سے زیادہ مقامی بلدیہ کے ساتھ تعاون فرمائیں تاکہ متعدی امراض کا انسداد ہو سکے۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ولادت

مورخہ ۳۰ اگست ۷۳ء کو اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم محمد ارشد کارکن دفتر جائیداد کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل [illegible] کاتب روزنامہ الفضل ربوہ)

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کا کامیاب سالانہ اجتماع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خاص پیغام۔ ملک کے طول و عرض کے احمدی نمائندوں کی شرکت

انڈونیشیا سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ باندونگ میں ۲۴ تا ۲۶ اگست منعقد ہوا جس میں سارے ملک سے قریباً دو ہزار احمدی احباب نے شرکت کی۔ ملک کے نو اخبارات میں اس جلسہ کی خبر شائع ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ مبلغین کرام اور جماعت کے عہدیداران نے تقاریر کیں۔ ترقی اسلام کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

خدام الاحمدیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوا جس میں ۲۰ مجالس کے نمائندے شریک ہوئے۔ ۲۳ اگست کو لجنہ اماء اللہ کا پہلا اجتماع ہوا جس میں ۲۷ برانچوں کی نمائندگان نے شرکت کی۔ ان دونوں تنظیموں کے اجلاسوں میں قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی اور جماعت کے تبلیغی اور تربیتی مسائل پر غور کیا گیا۔

(وکالت التبشیر)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت میں گیارھویں کلاس کے داخلہ کی تاریخوں میں مزید توسیع کر دی گئی ہے اب داخلہ ۱۲ ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ منتخب امیدوار طالبات کی ایک فہرست کالج کے نوٹس بورڈ پر لگا دی گئی ہے۔ دوسری فہرست ۱۹ ستمبر کو لگا دی جائے گی تمام منتخب امیدوار طالبات کے لئے فیس داخلہ کی ادائیگی ۲۰ ستمبر تک لازمی ہوگی۔

اعلیٰ تعلیم، شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول، ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔

(پرنسپل)

اعلان نکاح

برادرم مکرم اقبال احمد صاحب ابن الحاج چوہدری سردار احمد صاحب ریٹائرڈ ڈائریکٹر فیڈرل پبلک سروس کمیشن کراچی کے نکاح کا اعلان عزیزہ شہلا کریم بنت مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ بیس ہزار روپیہ مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں قبل از نماز جمعہ مورخہ ۱۰ اگست ۷۳ء کو فرمایا۔ عزیز اقبال احمد حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر سید محسن احمد۔ کراچی)

اسلام میں اختلافات کا آغاز

ماہ ستمبر و اکتوبر کے مطالعہ کے لئے "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کتاب مقرر کی گئی ہے۔ جو مرکز سے ۱.۵۰ روپے میں دستیاب ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ حسب ضرورت بذریعہ وی پی کتب منگوا لیں۔ ڈاک خرچ بذمہ مرکز ہوگا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گمشدہ بٹوہ

مورخہ ۱۱ ستمبر کو منڈی اور گولبازار کے درمیان کہیں گر گیا ہے جس میں نقدی کے علاوہ چند ضروری کاغذات ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو تو ازراہ کرم اس پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

پرویز احمد

معرفت ہدایت احمد کاتب روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲